



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 16-26/AIMS

April 16, 2026

فکر و نظر

انفارمیشن وارفیر، ڈیجیٹل کنٹرول اور عوامی رائے سازی: میڈیا، مصنوعی ذہانت اور پروپیگنڈا کے ذریعے
بیانیوں کی تشکیل اور اختلافی آوازوں کا دباؤ۔

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1- سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2- مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورٹیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3- سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: information warfare, digital control, public perception engineering

Keywords: political instability youth protests, migration trends

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

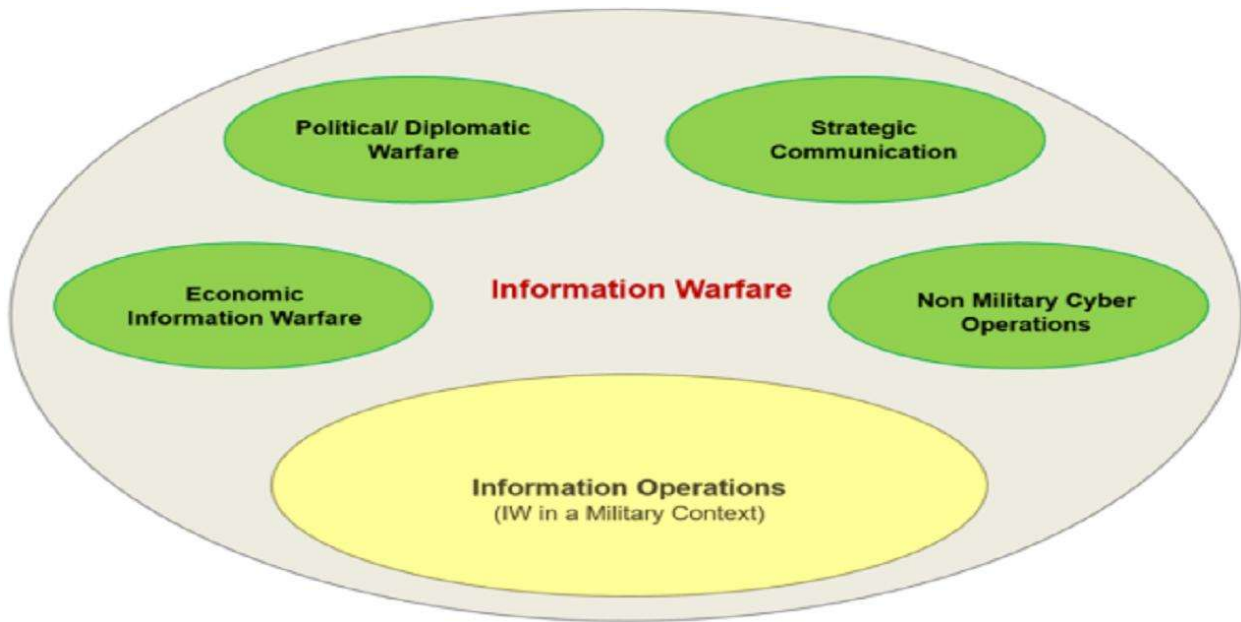
Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

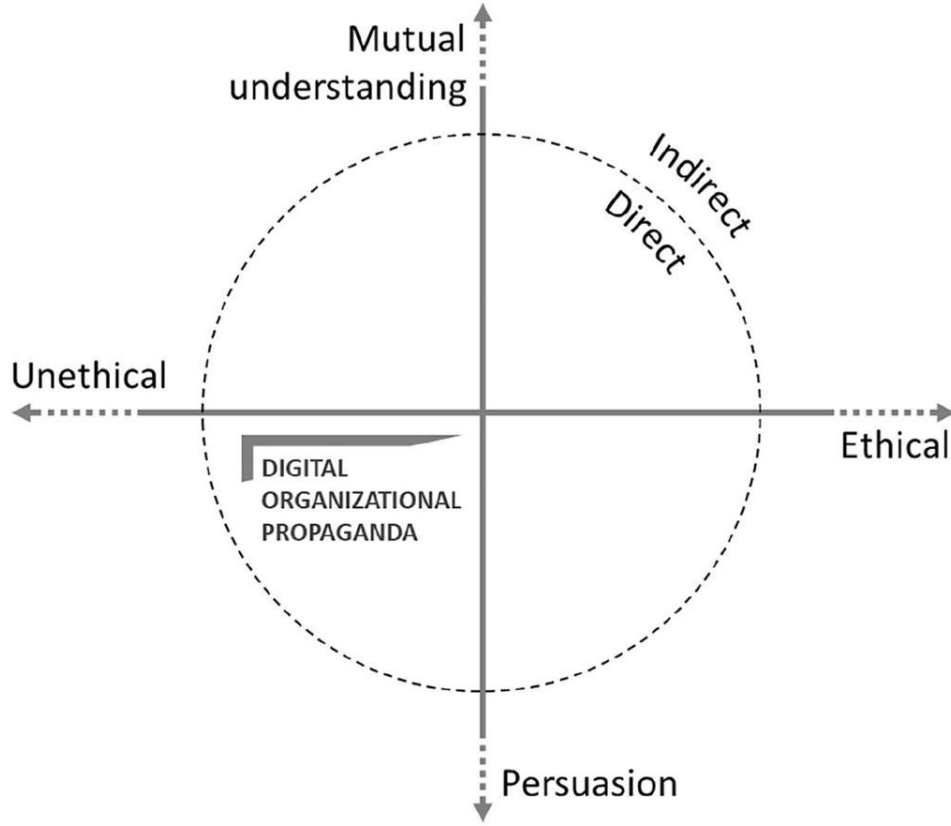
Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

اکیسویں صدی میں معلومات، مواصلات اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ریاستی طاقت، سیاسی مقابلے اور سماجی اثر و رسوخ کے تصورات کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ ماضی میں جنگ اور طاقت کا تصور زیادہ تر فوجی قوت، جغرافیائی برتری اور اقتصادی وسائل سے منسلک تھا، مگر جدید عالمی نظام میں معلومات اور بیانیے خود ایک تزویراتی ہتھیار کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ ریاستیں، غیر ریاستی عناصر، کارپوریشنز، میڈیا ادارے اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اب صرف معلومات کی ترسیل نہیں کرتے بلکہ وہ سماجی تصورات، سیاسی ترجیحات، قومی شناخت اور اجتماعی رائے عامہ کی تشکیل میں بھی فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ اس تناظر میں انفارمیشن وارفیئر، ڈیجیٹل کنٹرول اور عوامی رائے سازی کا موضوع بین الاقوامی تعلقات، میڈیا اسٹڈیز، سلامتیاتی تحقیق اور سیاسیات کے اہم ترین مباحث میں شامل ہو چکا ہے۔



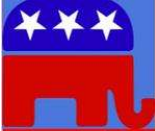
سرد جنگ کے دوران اطلاعاتی جنگ کا بڑا ذریعہ ریڈیو نشریات، اخبارات، سرکاری بیانات اور نظریاتی پروپیگنڈا ہوا کرتا تھا۔ ریاستیں مختلف ابلاغی ذرائع کے ذریعے اپنے سیاسی اور نظریاتی تصورات کو فروغ دیتی تھیں۔ تاہم ڈیجیٹل انقلاب کے بعد معلومات کی پیداوار، تقسیم اور استعمال کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اسمارٹ فونز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے معلومات تک رسائی کو جمہوری بنایا، لیکن اسی کے ساتھ معلوماتی ماحول کو زیادہ پیچیدہ اور بعض اوقات زیادہ غیر مستحکم بھی بنا دیا۔



جدید معلوماتی ماحول میں معلومات کی مقدار میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلومات کے معیار، سچائی اور قابلِ اعتماد ہونے کے سوالات بھی نمایاں ہوئے ہیں۔ الگورتھمز، خودکار تجرباتی نظام، ڈیجیٹل اشتہارات اور مصنوعی ذہانت پر مبنی مواد کی تخلیق نے معلوماتی عمل کو تبدیل کر دیا ہے۔ اب معلومات صرف منتقل نہیں ہوتیں بلکہ انہیں مخصوص سامعین، نفسیاتی رجحانات اور سیاسی ترجیحات کے مطابق ترتیب بھی دیا جاسکتا ہے

، انفارمیشن وارفیئر یا اطلاعاتی جنگ کا بنیادی مقصد روایتی عسکری تصادم کے بجائے معلوماتی ماحول کو اس انداز میں متاثر کرنا ہوتا ہے کہ مخصوص سیاسی سماجی یا تزویری مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔ اس میں بیانیوں کی تشکیل، معلوماتی ترجیحات کی ترتیب، نفسیاتی اثرات اور تاثر سازی شامل ہو سکتی ہے۔ جدید مطالعات کے مطابق اطلاعاتی جنگ کا میدان صرف ریاستی اداروں تک محدود نہیں بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، میڈیا نیٹ ورکس، آن لائن کمیونٹیز اور سوشل نیٹ ورکنگ سسٹمز بھی اس کا حصہ بن چکے ہیں

میڈیا کا کردار بھی اس تناظر میں نمایاں طور پر تبدیل ہوا ہے۔ روایتی میڈیا میں ادارتی نگرانی اور خبر کی جانچ کے مخصوص طریقے موجود ہوتے تھے جبکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں معلومات کا بہاؤ زیادہ غیر مرکزی اور فوری ہو گیا ہے۔ اس تبدیلی نے معلوماتی رسائی میں اضافہ کیا مگر اس کے ساتھ معلوماتی انتشار اور غیر تصدیق شدہ مواد کے پھیلاؤ کے امکانات بھی بڑھے۔



Are Algorithmic Biases Increasing Political Divide?



Yes

- While a direct correlation has not been proven, algorithms on multiple platforms have been shown to create small ideological echo chambers.
- The more an algorithm believes the user is sided with a political party, the concentration of misinformation increases in the users feed as a result.
- Some platforms like Youtube and Facebook have been examined to promote disproportionately right leaning content.

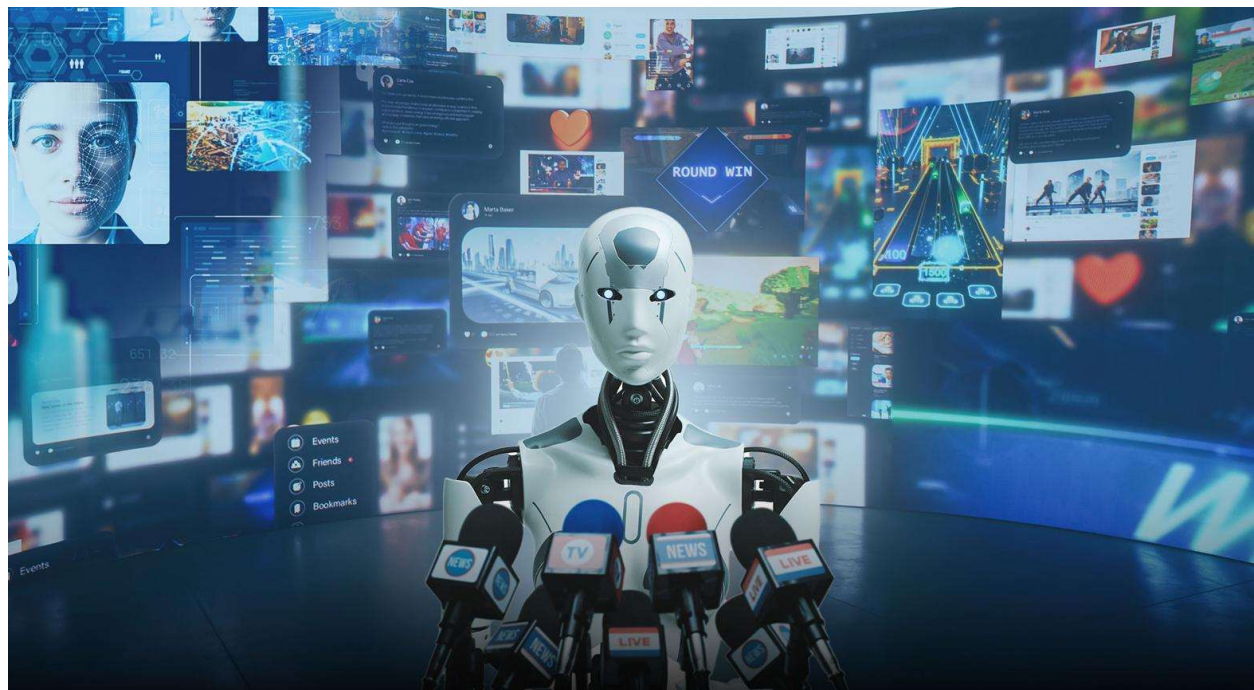



No

- Conflicting data from multiple sources means algorithmic bias has not been proven to increase divide.
- Difficulties acquiring accurate data as political opinions become more concrete during election years and most data was self reported
- Social media algorithms may show biased content but it is up to the user to form their own opinions.
- Social media might just be exposing pre-existing divides



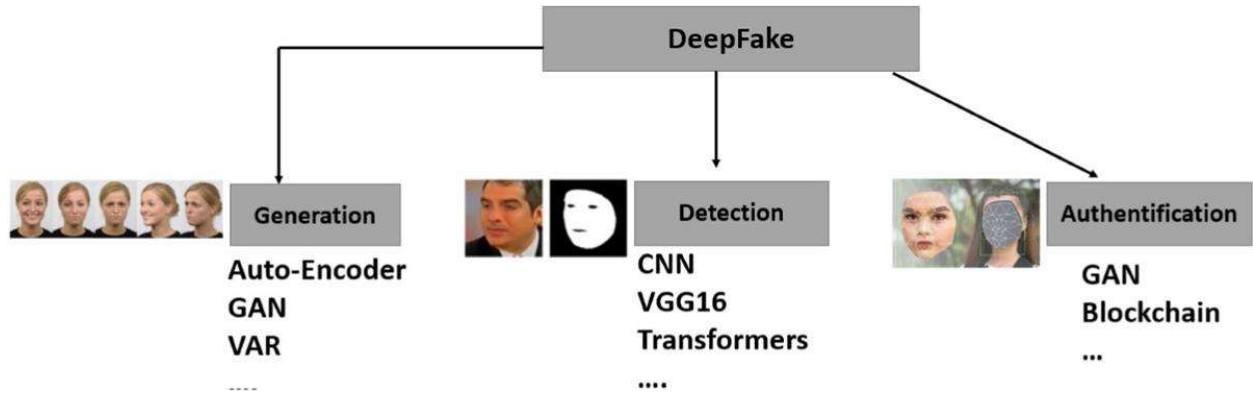




معلوماتی اثرورسوخ کے ذرائع اور ان کے تزویراتی اثرات کا تحقیقی جائزہ۔

معلوماتی اثرورسوخ کا فریم ورک	روایتی میڈیا ماڈل	ڈیجیٹل ماحول	تزویراتی نتائج
معلومات کی ترسیل	مرکزی ادارے	غیر مرکزی نیٹ ورک	تیز رفتار پھیلاؤ
ادارتی نگرانی	مضبوط جانچ	محدود فلٹرنگ	معلوماتی انتشار
سامعین کی نوعیت	عمومی ناظرین	ہدفی سامعین	نفسیاتی تخصیص
مواد کی تشکیل	صحافتی اصول	الگورتھمک ترجیحات	بیانیاتی اثر
معلوماتی رفتار	نسبتاًست	فوری ترسیل	فوری رد عمل
ڈیٹا کا استعمال	محدود تجزیہ	بڑے پیمانے کا تجزیہ	رویہ جاتی اثرات

پر مبنی نظام اب متن، تصاویر، آڈیو اور ویڈیوز تخلیق کرنے کی AI مصنوعی ذہانت نے اطلاعاتی ماحول کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجیز معلوماتی عمل کو زیادہ مؤثر بنا سکتی ہیں، تاہم ان کے استعمال سے متعلق اخلاقی اور سلامتیاتی سوالات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کردہ مواد کی شناخت، معلوماتی شفافیت اور قابل اعتماد ذرائع کے تعین جیسے مسائل جدید میڈیا مطالعات میں اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔

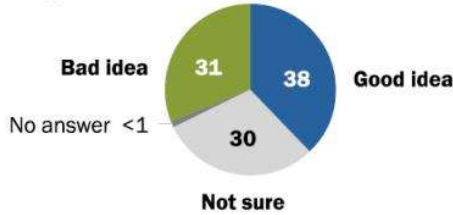


عوامی رائے سازی کا عمل بھی جدید دور میں بنیادی تبدیلیوں سے گزرا ہے۔ روایتی سیاسی نظریات میں عوامی رائے کا تصور بڑے پیمانے پر سیاسی جماعتوں، اخبارات اور ریاستی اداروں سے منسلک تھا، مگر موجودہ دور میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ڈیجیٹل انفلوئنسرز، خودکار تجزیاتی ماڈلز اور آن لائن نیٹ ورکس رائے سازی کے عمل میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس تبدیلی نے سیاسی مباحث، سماجی رجحانات اور اجتماعی ترجیحات کی تشکیل کو زیادہ متحرک اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔

اس ماحول میں الگورتھمک ترجیحات کا کردار بھی نمایاں ہے۔ بہت سے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز مواد کو مخصوص ترجیحات، رویوں اور سابقہ سرگرمیوں کی بنیاد پر ترتیب دیتے ہیں۔ اس طریقہ کار سے صارفین کو ان کے رجحانات سے ہم آہنگ مواد زیادہ دکھائی دے سکتا ہے۔ بعض ماہرین اس رجحان کو سے تعبیر کرتے ہیں جہاں افراد محدود نظریاتی ماحول میں زیادہ وقت گزارنے لگتے ہیں۔ Echo Chambers معلوماتی حلقہ بندی یا

Mixed views about whether social media firms' use of algorithms to find false information is a good idea or not

% of U.S. adults who say the widespread use of computer programs by social media companies to find false information on their sites has been a ___ for society



Note: Figures may not add up to 100% due to rounding.

Source: Survey conducted Nov. 1-7, 2021.

"AI and Human Enhancement: Americans' Openness Is Tempered by a Range of Concerns"

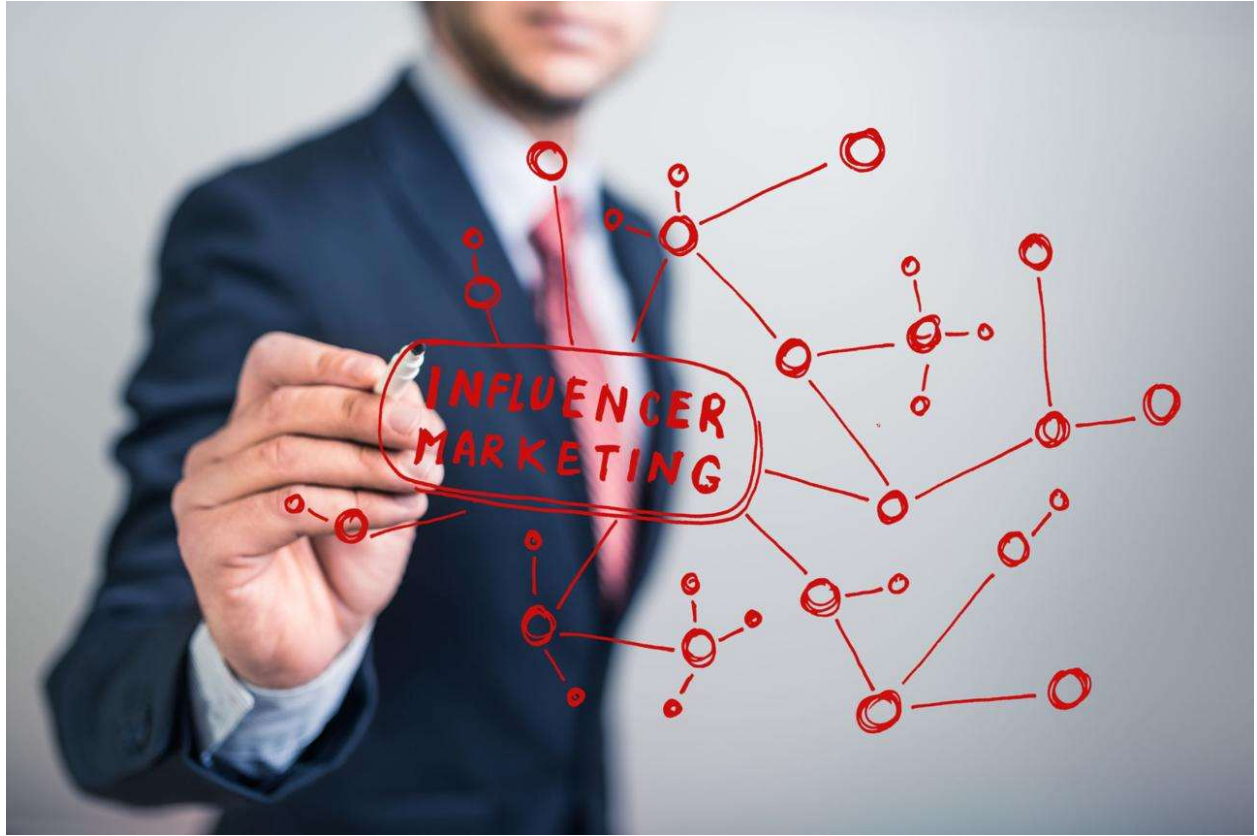
PEW RESEARCH CENTER

Here's how people were asked to think about algorithms used by social media companies to detect false information on their sites:

"Computer programs can be trained to review large amounts of information and learn to identify patterns. These programs, called algorithms, are widely used by social media companies to find false information about important topics that appears on their sites."

اختلافی آوازوں اور متبادل آراء کے حوالے سے بھی جدید معلوماتی ماحول میں نئی بحثیں سامنے آئی ہیں۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور ریاستی پالیسیوں کے درمیان تعلق نے اظہارِ رائے، مواد کی نگرانی اور معلوماتی ضابطہ کاری کے موضوعات کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ مختلف ریاستیں اور پلیٹ فارمز معلوماتی تحفظ، نفرت انگیزی کے انسداد، قومی سلامتی اور سماجی استحکام کے تناظر میں مختلف پالیسیاں اپناتے ہیں۔ تاہم ان اقدامات کے ساتھ اظہارِ رائے کی آزادی، معلوماتی تنوع اور ڈیجیٹل حقوق سے متعلق مباحث بھی موجود ہیں۔

معلوماتی نظام کے ارتقائی مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید طاقت صرف عسکری اور اقتصادی وسائل پر مبنی نہیں بلکہ معلوماتی اثر و رسوخ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، ڈیٹا کی صلاحیت اور بیانیاتی طاقت پر بھی منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاستیں اب سائبر سلامتی، ڈیجیٹل خود مختاری، معلوماتی تحفظ اور مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں سرمایہ کاری کو قومی سلامتی کا اہم حصہ سمجھتی ہیں۔



معلوماتی نظام کے ارتقائی مراحل اور ان کے سماجی مضمرات کا تجزیہ۔

سماجی اثر	میڈیا کردار	غالب خصوصیت	معلوماتی ارتقائی سلسلہ
محدود شرکت	یک طرفہ ترسیل	مرکزی کنٹرول	روایتی ابلاغ
معلوماتی وسعت	کثیر ذرائع	سرحدی توسیع	سیٹلائٹ اور عالمی میڈیا
فوری مواصلات	وسیع رسائی	غیر مرکزی بہاؤ	انٹرنیٹ دور
وسیع شمولیت	تیز تر اشتراک	صارف پر مبنی مواد	سوشل میڈیا مرحلہ
پیچیدہ رائے سازی	الگورتھمک اثر	خود کار تجزیہ	مصنوعی ذہانت کا دور

موجودہ عالمی ماحول میں انفارمیشن وارفیئر اور ڈیجیٹل کنٹرول کو صرف میڈیا یا ٹیکنالوجی کا مسئلہ سمجھنا کافی نہیں بلکہ یہ سلامتی، سیاست، سماج اور بین الاقوامی تعلقات کے وسیع تر ڈھانچے سے منسلک ہو چکا ہے۔ مستقبل میں اطلاعاتی نظام کی پائیداری کا انحصار صرف تکنیکی ترقی پر نہیں بلکہ شفافیت، ڈیجیٹل اخلاقیات، معلوماتی خواندگی اور ذمہ دارانہ حکمرانی پر بھی ہوگا۔ جدید ریاستوں اور معاشروں کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہی ہوگا کہ وہ معلومات

کے آزاد بہادری، سلامتی کے تقاضوں اور شہری حقوق کے درمیان متوازن نظام قائم کر سکیں تاکہ ڈیجیٹل ماحول اجتماعی اعتماد اور تعمیری مکالمے کے فروغ کا ذریعہ بن سکے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ معلوماتی جنگ جدید دور کی ایک حقیقت ہے جو ریاستی طاقت اور حکمرانی کے انداز کو تبدیل کر رہی ہے۔ اگرچہ یہ ٹیکنالوجیز مثبت مقاصد کے لیے بھی استعمال ہو سکتی ہیں، لیکن ان کا غلط استعمال جمہوریت اور آزادی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ اس لیے ایک متوازن اور ذمہ دار معلوماتی نظام کی تشکیل ناگزیر ہے۔

سفارشات

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں شفافیت کو فروغ دیا جائے تاکہ معلومات کے بہادری کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ میڈیا اداروں کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے تاکہ وہ غیر جانبدار اور درست معلومات فراہم کریں۔ عوام میں معلوماتی شعور (media literacy) کو فروغ دیا جائے تاکہ وہ درست اور غلط معلومات میں فرق کر سکیں۔ اس کے علاوہ پالیسی سازی کے ذریعے ٹیکنالوجی کمپنیوں کو جوابدہ بنایا جائے جبکہ آزادی اظہار کا تحفظ بھی یقینی بنایا جائے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں مصنوعی ذہانت اور انفارمیشن وارفیئر کا تعلق، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی گورننس، اور میڈیا کے کردار کا تجزیہ شامل ہیں۔ مزید برآں، ایکو جیمبرز کے سماجی اثرات، غلط معلومات کے پھیلاؤ کے میکانزم، اور جمہوریت پر ڈیجیٹل کنٹرول کے اثرات پر تحقیق بھی نہایت اہم ہوگی تاکہ ایک زیادہ شفاف اور مستحکم معلوماتی نظام تشکیل دیا جاسکے۔

Reference:

- Acemoglu, D., & Robinson, J. A. (2019). The narrow corridor: States, societies, and the fate of liberty. Penguin Press.
- Alagappa, M. (Ed.). (2001). Coercion and governance: The declining political role of the military in Asia. Stanford University Press.
- Brooks, R. (2020). Political-military relations and the stability of democracy. Annual Review of Political Science, 23, 65–84. <https://doi.org/10.1146/annurev-polisci-050718-032637>
- Croissant, A., Kuehn, D., Chambers, P., & Wolf, S. O. (2013). Democratization and civilian control in Asia. Palgrave Macmillan.
- Finer, S. E. (2002). The man on horseback: The role of the military in politics (2nd ed.). Transaction Publishers.

- Huntington, S. P. (1957). The soldier and the state: The theory and politics of civil-military relations. Harvard University Press.
- International Institute for Democracy and Electoral Assistance. (2023). The global state of democracy report 2023: The new checks and balances. IDEA. <https://www.idea.int>
- Janowitz, M. (1971). The professional soldier: A social and political portrait. Free Press.
- Levitsky, S., & Ziblatt, D. (2018). How democracies die. Crown Publishing.
- North, D. C., Wallis, J. J., & Weingast, B. R. (2009). Violence and social orders: A conceptual framework for interpreting recorded human history. Cambridge University Press.
- O'Donnell, G. (1994). Delegative democracy. Journal of Democracy, 5(1), 55–69. <https://doi.org/10.1353/jod.1994.0010>
- Pion-Berlin, D., & Trinkunas, H. (2010). Civilian prerogatives and military shirking during constitutional crises. Armed Forces & Society, 36(4), 651–677. <https://doi.org/10.1177/0095327X09353790>
- Stepan, A. (1988). Rethinking military politics: Brazil and the Southern Cone. Princeton University Press.
- Varol, O. O. (2012). The democratic coup d'état. Harvard International Law Journal, 53(2), 291–356.
- World Bank. (2022). Governance and development report 2022. World Bank Publications. <https://www.worldbank.org>



(Editorial Statement) ادارتی بیان

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی تعاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

(Preprint Notice) پری پرنٹ نوٹس

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشارتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

(Disclaimer) پری پرنٹ نوٹس

یہ اشارتی جانکاری کھنڈہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
